شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان......مجسمہ علم وعمل

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد انوار الحق حقانی
مرکزی نائب صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان

دنیا میں کئی اسلاف اور ان کے واقعات کچھ ایسے ہوتے ہیں جو انسانی تاریخ پر گہرے نقوش وعمیق اثرات چھوڑ جاتے ہیں اسی نوع کے واقعات میں قدوۃ المفسرین امام المحدثین زبدۃ العارفین سید السند حضرت العلامۃ مولانا سلیم اللہ خان رحمۃ اللہ علیہ کی وفات حسرت آیات کا عظیم واقعہ بھی ہے۔ جنکا سانحہ اس قدر شاق وسنگین ہے کہ اپنی نوعیت میں صرف ایک نہیں بلکہ اس کے ضمن میں صدہا سانحات مضمر ہیں۔

لیس علی اللہ بمستنکر ☆ ان یجمع العالم فی واحد

حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ ہمارے عہد کی اُن یگانہ ہستیوں میں سے تھے جن کا نفس وجود ہی امت کے لئے رحمتوں اور برکتوں کا باعث ہوتا ہے اور جن کو اللہ تعالیٰ کسی دور میں فیض رسانی کے لئے منتخب اور موفق فرمالیتے ہیں۔ پاکستان بھر کے علماء میں ان کی ذات اس وقت ایسی تھی کہ مختلف نقطہ ہائے نظر کے لوگ بھی انکے علم وفضل, تقدس وتقوی, جہد وعزیمت, مدارس واہل مدارس کی سرپرستی ونگرانی اور ملت کے درد کے نہ صرف معترف تھے بلکہ اس کے آگے سرتسلیم خم تھے اور جو مشکلات بڑے بڑے علماء کرام کے لئے مرجع بنی ہوئی تھی حضرتؒ کی مثال ایسے گھنے اور سایہ دار درخت کی سی تھی جس کی چھاؤں میں امت کے تمام افراد اور خصوصاً اہل علم ودین کو آغوش مادر کا سکون وسرور میسر آتا تھا آج پوری علمی وینی برادری اس عظیم سائے سے محروم ہوگئی۔ اور ملت کا سہارا چھین گیا۔ حضرت صدر صاحب کی رحلت ہمارے لئے ایک ایسا جانکاہ سانحہ لے کر آیا جس کا زخم مندمل ہونا آسان نہیں۔ صدر صاحب کے ساتھ راقم کا نیازمندی کا تعلق قائم رہا اور آج جب سطور لکھنے بیٹھا ہوں تو پچھلے تقریباً نصف صدی کے واقعات کا ایک تسلسل ہے جو نگاہوں کے سامنے ہے۔ حضرت مرحوم کی بابرکت زندگی جو طلب مال وحصول جاہ میں

نہیں بلکہ نیکیوں میں علمی مساعی اور اسلام کے تعمیری کاموں میں صرف ہوئی صدہا سال کے برابر ہے۔

اللہ رب العزت نے حضرت صدر صاحب کو یوں تو سارے ہی علوم میں دسترس عطا فرمائی تھی لیکن خاص طور پر علم حدیث کے ساتھ آپ کا تعلق اور اشتغال اس درجہ تھا کہ شیخ الحدیث آپکے اسم گرامی کا جز بلکہ قائم مقام بن گیا تھا۔ کم وبیش ۶۵ سال تک درس بخاری شریف پڑھاتے رہے ضعیف العمری اور علالت کے باوجود آخر تک بخاری شریف کا سبق پڑھاتے رہے ذالک فضل اللّٰہ یوتیہ من یشاء ۔ بلاشبہ حضرت مرحوم علمی شغف کے رکھوالے اور اس میدان میں سبقت لے جانے والے اقران میں فائق تھے۔ فنون درس نظامیہ میں ملکہ ومہارت خصوصاً تفسیر وحدیث میں اپنی مثال آپ تھے اعلیٰ عمدہ اور جید مدرسین کے صف میں شمار ہوتے تھے، تصنیف وتالیف سے مناسبت رکھنے والے تھے۔ دوران تدریس ۲۴ جلدوں پر مشتمل بخاری شریف کی مشہور ومقبول شرح کشف الباری لکھی امام بخاریؒ کی عملی خدمات پر لغۃ عربی میں دقیع تحقیقی مقالہ بھی لکھا۔ مشکوٰۃ شریف کی شرح بھی ۵ جلدوں میں لکھی، اُردو مضامین اور اداریوں کا مجموعہ ''صدائے حق'' کے نام سے شائع کیا، طویل زندگی عبارت بابرکت زندگی سے ہوتی ہے یعنی زندگی کے طویل ہونے کا ایک معنی یہ بھی ہے کہ جس میں انسان اپنی مراد اور منزل مقصود تک پہنچ جائے اور سالوں کا کام مہینوں، مہینوں کا ہفتوں، ہفتوں کا دنوں اور دنوں کا کام لمحات میں انجام پاسکے۔ اور کام بھی مقصد دین ومذہب کے ہوں اور حضرتؒ نے یہ سب کر دکھایا۔

۱۹۸۰ء میں حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو وفاق المدارس کا ذمہ دار مقرر کردیا گیا ۹ سال تک ناظم اعلیٰ رہے۔ ۱۹۸۹ء سے لیکر آخری دم حیات تک وفاق المدارس العربیہ کے صدر رہے۔ حضرت شیخ الحدیث کے دور صدارت میں وفاق المدارس العربیہ نے جو ترقی کی وہ اپنی مثال آپ ہے۔ مجھے یاد ہے جب وفاق المدارس العربیہ کے ملک بھر میں ترویج واشاعت کیلئے بلوچستان اور سندھ کے دور دراز مقامات پر تشریف لے جانے کیلئے حضرتؒ نے اونٹوں، پیدل، اور خچروں تک پر سفر کرنے سے گریز نہیں کیا اور عبادت سمجھ کر اس کام کو لگن، محبت اور دلجمعی سے پورا فرمایا۔ الحمدللہ حضرت کی کوششیں بارآور ہو کر آج وفاق المدارس العربیہ کے تحت چلنے والے مدارس ملک بھر کے کونے کونے میں موجود ہیں اور یہ سب اظہر من الشمس ہیں۔ ایسا لگتا تھا کہ حضرتؒ ایک بہترین چھتری کی حیثیت اختیار کر چکے جن کے سایے تلے ملک کے تقریباً اٹھارہ ہزار مدارس جو دین اور ملک کے نظریاتی اور جغرافیائی محافظ ہیں پھل پھول رہے تھے۔

علم وفضل کے اس مقام بلند اور عظیم خدمات کے باوجود شخصیت ایسی کہ علم کے دعوے تقدس وتقویٰ کے ناز پر کوئی ہلکی پرچھائی بھی وہاں پر نظر آنے کا کوئی سوال ہی نہیں تھا۔ سادگی، بے تکلفی، تواضع اور فنائیت کا ایسا پیکر جمیل

کہ اللہ اکبر!......اپنے سارے مقامات عالیہ کے باوجود چھوٹوں اور احباب کے ساتھ ایسے گھلتے ملتے کہ کوئی پہچان ہی نہیں سکتا تھا کہ شیخ الحدیث ہیں جن کی علمی خدمات کے احسان سے دنیا بھر کے اہل علم کی گردنیں جھکی ہوئی ہیں۔ عرصہ دراز سے چلنے پھرنے سے معذور ہو چکے تھے۔ باوجود اس بیماری ومعذوری اور ضعف کے انکی مصروفیات ہمارے لئے باعث رشک ہی نہیں حیرتناک بھی تھیں، اور ان کی تفصیلات دیکھنے والا ایک زندہ کرامت یا قوت ایمانی کے کرشمہ کے سوا اس کو اور کوئی نہیں کہہ سکتا۔ والد محترم شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ سے شرف تلمذ حاصل کرنے کی وجہ سے استاذ کے بیٹے یعنی احقر کا اتنا احترام فرماتے کہ شرم وحیاء کی وجہ سے کانپ جاتا۔

میں کافی عرصہ سے وفاق المدارس العربیہ میں بحیثیت رکن مجلس عاملہ، مرکزی ناظم وفاق اور اب بھی الحمد للہ مرکزی نائب صدر وفاق المدارس العربیہ کی حیثیت سے اپنی حقیر خدمات سرانجام دے رہا ہوں، مقصد یہ کہ ملاقاتوں کا سلسلہ کئی سالوں سے جاری رہا، احقر کو دیکھ کر بابرکت چہرے سے باوجود ضعف کے ہشاش بشاش انداز میں مسکراہٹ سے ملاقات فرماتے۔ وفاق المدرارس کے مرکزی دفتر ملتان میں صدر صاحب کی اقامت کیلئے ایک کمرہ مختص تھا، کئی دفعہ جب میں ملاقات کیلئے کمرہ میں داخل ہوتا حضرت کمزوری کی وجہ سے چارپائی پر لیٹے ہوتے، بندہ کو دیکھ کر فوراً اُٹھنے کیلئے بے پناہ کوشش کر کے بیٹھ جاتے، احقر ان کے قریب کرسی پر بیٹھ جاتا ان کو بار ہا بار عرض کرتا کہ آپ لیٹ جائیں، فرماتے میں برداشت نہیں کرسکتا کہ میرے استاذ زادے میرے پاؤں کی طرف بیٹھے رہیں اور میں لیٹا رہوں گویا آپ عجز وانکساری اور ادب احترام کوملحوظ خاطر رکھنے کا مجموعہ تھے پھر میں نے ان کی اقامت گاہ میں بلا اشد ضرورت داخل ہونے سے احتراز شروع کر دیا۔ ان کی محبت اور دلی لگاؤ کا یہ عالم تھا کہ اگر کبھی میں زیادہ دیر تک ان سے نہ ملتا تو وہ ناکارہ بندہ کے پیچھے قاصد بھیج کر اپنے پاس بلاتے۔ کاش اگر یہ ادب واحترام کا رشتہ آج بھی ہم جیسے حقیر طالب علموں میں موجود ہوتا تو استاذ وشاگرد کا یہ مقدس وشفاف رشتہ ہمیں اوج ثریا تک پہنچا دیتا۔ حضرت مولانا ڈاکٹر سید شیر علی شاہؒ کی وفات حسرت آیات پر اکوڑہ خٹک جامعہ حقانیہ آکر ایسے خوشی اور سکون کا اظہار فرمایا جیسی راحت انسان اپنے گھر پہنچنے پر بیان یا محسوس کرتا ہے۔

بہرحال حضرت شیخ **نفس مطمئنه ، راضية مرضية** لیکر بارگاہ حق میں پیش ہوتے اور عباد مقربین اور صالحین میں اپنا مقام بنایا، **برد الله مضجعک ونور الله ضريحک**۔

یوں تو عالم اسلام کا ہر فرد اس حادثے پر مستحق تعزیت ہے لیکن دارالعلوم حقانیہ کے اراکین خاص طور پر دعا گو ہیں کہ اللہ رب العزت حضرت کو جنت الفردوس میں ترقی درجات عطا فرمائیں، حضرت نے اپنی تصانیف کے ذریعے تعلیمات وہدایات کا جو ذخیرہ چھوڑا ہے ہم سب کو اس پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین